الأعوان

Al-Awan(Research Journal)
e-ISSN:3006-5976 p-ISSN:3006-5968
Volume.01 Issue.02 Oct-Dec (2023)
Published by: Al-Awan Islamic Research Center
URL:al-awan.com.pk

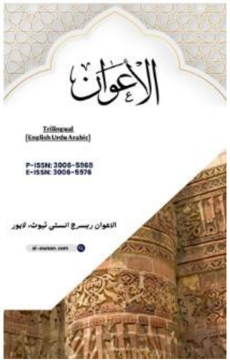

"مسلم دنیامیں موسیقی"

Music in the Muslim World

Auther (s)	Layla Khalid[1] Kareem Mohammed[2]
Affilition (s)	[1]Professor of Arabic Linguistics, University of Tunis, Tunisia [2]Chair of Sociology Department, University of Algiers, Algeria
Article History:	**Received**: Oct. 30. 2023 **Reviewed**: Aug. 12. 2023 **Accepted**: Aug. 23. 2023 **AvailableOnline**: Dec. 31. 2023
Copyright:	© The Author (s)
Conflict of Interest:	Author (s) declared no conflict of interest
Homepage:	https://al-awan.com.pk/index.php/Journal
Article Link:	https://al-awan.com.pk/index.php/Journal/article/view/26

Volume 1,Issue 2,(Oct-December) 2023
Website:https://al-awan.com.pk/index.php/Journal

"مسلم دنیا میں موسیقی"
Music in the Muslim World

Layla Khalid[1], Kareem Mohammed[2]
[1]Professor of Arabic Linguistics, University of Tunis, Tunisia
[2]Chair of Sociology Department, University of Algiers, Algeria

Abstract:

Music holds a significant place within the diverse tapestry of cultures and traditions found across the Muslim world. This paper explores the multifaceted nature of music in Muslim societies, delving into its historical roots, cultural expressions, religious significance, and contemporary manifestations. Through an interdisciplinary approach drawing from anthropology, sociology, history, and musicology, the paper examines the role of music in shaping identities, fostering social cohesion, and transmitting values and beliefs. It investigates the rich diversity of musical genres and instruments found in various regions, highlighting their unique stylistic characteristics and influences. Furthermore, the paper explores the complex relationship between music and Islam, considering both historical debates and contemporary perspectives on the permissibility and interpretations of musical practices within Islamic contexts. Additionally, it addresses the impact of globalization, technological advancements, and socio-political factors on the production, consumption, and dissemination of music in Muslim societies.

Keywords: *Muslim music, Islamic music, Ethnomusicology, Cultural diversity, Religious influences, Musical traditions, Regional variations, Instruments, Muslim communities*

تعارف

مسلم دنیا میں موسیقی ایک ایسا موضوع ہے جو صدیوں سے ثقافتی، روحانی، اور سماجی مباحث کا حصہ رہا ہے۔ اسلامی تہذیب کے آغاز سے ہی موسیقی نے ایک متنوع اور پیچیدہ کردار ادا کیا ہے، جس میں مذہبی اور غیر مذہبی دونوں پہلو شامل ہیں۔ قرآن کریم اور اسلامی تعلیمات نے انسان کو آواز اور کلام کی خوبصورتی کے ذریعے حق کو پہچاننے اور روحانی سکون حاصل کرنے کی ترغیب دی، اور یہی بنیاد بعد کے ادوار میں اسلامی موسیقی کی مختلف صورتوں کی تشکیل کا ذریعہ بنی۔ اسلامی تاریخ میں موسیقی صرف ایک فن ہی نہیں رہا بلکہ یہ معاشرتی زندگی کا بھی ایک جزوِ لاینفک رہا ہے۔ صوفیاء کرام نے ذکر و سماع کی محافل میں موسیقی کو روحانیت کے اظہار کا ذریعہ بنایا، جسے سماع کہا جاتا ہے۔ ان محافل میں قوالیاں، نعتیں اور دیگر روحانی کلام دلوں کو نرم کرنے اور انسان کو خدا کے قریب لانے کے لیے استعمال ہوتے رہے۔ اس روایت نے برصغیر میں قوالی کی شکل اختیار کی اور آج بھی یہ مسلم دنیا کی موسیقی کا ایک روشن باب ہے۔ عرب دنیا میں موسیقی کی قدیم روایات نے بعد کے ادوار میں اندلس، ترکی، ایران اور برصغیر تک اثر ڈالا۔ اندلس میں اسلامی موسیقی نے مغربی دنیائے موسیقی پر بھی گہرے اثرات چھوڑے، جہاں عربی ساز اور راگینیاں یورپی موسیقی کی بنیادوں میں شامل ہوئیں۔ اسی طرح عثمانی سلطنت میں مکیام اور تکیا خانوں میں موسیقی کو روحانی اور جمالیاتی تربیت کا حصہ سمجھا جاتا تھا۔ تاہم، مسلم دنیا میں موسیقی ہمیشہ متفقہ طور پر قبول نہیں کی گئی۔ مختلف فقہی مکاتبِ فکر نے اس پر اپنے اپنے فتاویٰ دیے ہیں۔ کچھ علماء نے موسیقی کو انسانی روح کے ارتقاء اور عبادت کی کیفیت بڑھانے والا عمل قرار دیا، جبکہ کچھ نے اسے لغو اور دنیاوی خواہشات کو بڑھانے والا فعل سمجھ کر اس پر تنقید

کی۔یہی وجہ ہے کہ آج بھی مسلم معاشروں میں موسیقی پر بحث جاری ہے اور مختلف خطوں میں اس کے مختلف رویے دیکھنے کو ملتے ہیں۔جدید دور میں مسلم دنیا کی موسیقی نے نئے رجحانات اور اثرات کو قبول کیا ہے۔روایتی ساز و آواز کے ساتھ ساتھ جدید آلات اور گلوبل موسیقی کے انداز شامل ہو گئے ہیں، لیکن صوفیانہ کلام، نعت خوانی، اور مذہبی نغمات آج بھی مرکزی اہمیت رکھتے ہیں۔یوں مسلم دنیا میں موسیقی ایک ایسا فن ہے جو نہ صرف ماضی کی تہذیبوں کا عکاس ہے بلکہ عصرِ حاضر میں بھی ایک طاقتور ثقافتی اور روحانی شناخت کے طور پر اپنی جگہ قائم رکھے ہوئے ہے۔

.1اسلامی تاریخ میں موسیقی کی ابتدا اور ارتقاء

اسلامی تاریخ میں موسیقی کی ابتدا کو سمجھنے کے لیے ہمیں عربی خطے کے اُس پس منظر کو دیکھنا ہوگا جہاں اسلام کی آمد ہوئی۔قبل از اسلام دور میں اہلِ عرب شعر و شاعری کے دلدادہ تھے، اور ان کی محافل میں قصیدہ خوانی اور رزمیہ اشعار کو دھن اور ترنم کے ساتھ پڑھا جاتا تھا۔یہ ابتدائی شکل بعد میں اسلامی تہذیب میں موسیقی کے ارتقاء کی بنیاد بنی۔اسلامی تہذیب کے پھیلاؤ کے ساتھ ہی موسیقی مختلف خطوں میں اپنی الگ الگ شناخت کے ساتھ سامنے آئی۔اندلس میں عربی اور مقامی یورپی اثرات نے ایک منفرد موسیقی تخلیق کی، جس نے بعد میں یورپی موسیقی پر بھی گہرے اثرات ڈالے۔ایران میں فارسی راگ اور ساز نے اسلامی موسیقی کو ایک کلاسیکی اور ادبی انداز دیا۔اسی طرح ترکی میں عثمانی دربار نے موسیقی کو سرکاری سرپرستی فراہم کی، اور صوفی سلسلوں نے روحانی موسیقی کو فروغ دیا۔برصغیر میں اسلامی موسیقی نے ہندوستانی راگوں اور اسلامی کلام کے امتزاج سے ایک نئی شکل اختیار کی، جس نے قوالی اور غزل کو عالمی سطح پر نمایاں کیا۔اس طرح اسلامی موسیقی صدیوں کے سفر میں مختلف تہذیبوں کے ملاپ سے ارتقاء پاتی رہی اور ایک ہمہ جہتی روایت کے طور پر سامنے آئی۔

.2مذہب اور موسیقی کا تعلق

اسلامی معاشرے میں موسیقی ہمیشہ ایک فکری اور فقہی بحث کا موضوع رہا ہے۔قرآن و حدیث میں موسیقی کا براہِ راست ذکر تو موجود نہیں، مگر علما نے اس سے متعلق اصول اخذ کرتے ہوئے مختلف آراء قائم کیں۔بعض علما نے موسیقی کو روحانی بالیدگی اور ذکرِ الٰہی کے قریب تر سمجھا اور اس کے جائز ہونے کے دلائل دیے، جبکہ بعض نے اسے لہو و لعب اور دنیوی مشغلے کے طور پر دیکھتے ہوئے ناجائز قرار دیا۔مثال کے طور پر صوفیاء کرام نے موسیقی کو سماع کے طور پر استعمال کیا اور اسے روحانی ارتقاء اور عشقِ حقیقی کے اظہار کا ذریعہ بنایا، جس کے نتیجے میں قوالی اور نعتیہ کلام جیسی روایات پروان چڑھیں۔اس کے برعکس کچھ فقہی مکاتب نے موسیقی کو انسان کو عبادت اور سنجیدہ امور سے غافل کرنے والا عنصر قرار دیا۔ان مختلف آراء نے مسلم معاشروں میں موسیقی کی حیثیت کو گہری طرح متاثر کیا۔ایک طرف مذہبی نغمات، نعتیں اور قوالیاں عوامی و روحانی زندگی کا لازمی حصہ بن گئیں، تو دوسری طرف کچھ حلقے اس کو شریعت کے دائرے سے باہر سمجھتے رہے۔یوں مذہب اور موسیقی کے تعلق نے مسلم دنیا میں فنونِ لطیفہ کی تشکیل اور قبولیت پر گہرے اثرات مرتب کیے۔

.3صوفیاء کرام اور روحانی موسیقی

صوفیاء کرام نے اسلامی تہذیب میں موسیقی کو ایک خاص روحانی اور عرفانی رنگ عطا کیا۔ان کے نزدیک موسیقی محض تفریح یا فن نہیں بلکہ دل کی صفائی، ذکرِ الٰہی اور روحانی بالیدگی کا ایک مؤثر وسیلہ تھی۔صوفی محافل میں سماع کی محفلیں منعقد کی جاتیں جہاں کلامِ عشق، نعت، منقبت اور صوفیانہ اشعار کو مخصوص دھنوں اور راگوں کے ساتھ پڑھا جاتا۔ان محافل کا مقصد سامعین کے دلوں کو نرم کرنا، ان میں محبتِ الٰہی کی آگ بھڑکانا اور انہیں دنیاوی علائق سے ہٹا کر خدا کی طرف متوجہ کرنا ہوتا تھا۔برصغیر میں حضرت معین الدین چشتی، حضرت نظام الدین اولیاء اور حضرت امیر خسرو جیسے صوفی بزرگوں نے قوالی کو فروغ دیا، جس نے صوفیانہ فکر کو عوامی سطح پر مقبول بنایا۔قوالی نہ صرف صوفی سلسلوں کی خانقاہوں کا حصہ بنی بلکہ عام مسلمان معاشروں میں بھی روحانی تربیت اور عبادت کی ایک شکل کے طور پر قبول کی گئی۔ترکی میں مولانا رومی کے پیروکاروں نے سماع کو رقص و موسیقی کے امتزاج کے ذریعے پیش کیا، جسے آج بھی "مولوی درویشوں کا رقص " کہا جاتا ہے۔ایران میں صوفیاء نے موسیقی کو فارسی کلام اور مقامی سازوں کے ساتھ جوڑا اور عشقِ حقیقی کی داستانوں کو عوام تک پہنچایا۔صوفیاء کا یقین تھا کہ موسیقی انسان کی روح کو خدا سے قریب کرتی ہے اور یہ ایک ایسا ذریعہ ہے جو دل کے اندر چھپے جذبوں کو بیدار کر کے خالق کے ساتھ تعلق کو مضبوط کرتا ہے۔یوں صوفیانہ موسیقی نے نہ صرف مذہبی اور روحانی زندگی میں گہرے اثرات چھوڑے بلکہ اسلامی دنیا کے ثقافتی ورثے کو بھی ایک نئی جہت بخشی۔

4.مسلم دنیا کے خطوں میں موسیقی کی علاقائی شکلیں

مسلم دنیا کے مختلف خطوں میں موسیقی نے ہمیشہ مقامی تہذیب، زبان اور معاشرتی رویوں کے ساتھ ایک ہم آہنگی قائم رکھی، اور یہی وجہ ہے کہ اسلامی موسیقی ایک ہمہ جہت اور رنگارنگ روایت کے طور پر سامنے آئی۔ عرب دنیا میں موسیقی کی بنیاد مقام (maqam) کے اصولوں پر رکھی گئی، جہاں مخصوص دھنوں اور آہنگ کو جذبات اور موضوعات کے اظہار کے لیے استعمال کیا جاتا تھا۔ عربی موسیقی کے ساز جیسے عود، قانون اور رباب نے نہ صرف مقامی ثقافت کو جِلا بخشی بلکہ اسلامی تہذیب کی شناخت بھی بنے۔

ترکی میں عثمانی سلطنت نے موسیقی کو ایک باقاعدہ ادارہ جاتی حیثیت دی۔ عث کلاسیکیموسیقی درباری محفلوں کی جان تھی، اور اسے ریاستی تقریبات اور مذہبی مجالس دونوں میں استعمال کیا جاتا تھا۔ مولوی سلسلے نے موسیقی کو رقص کے ساتھ جوڑ کر سماع کی ایک ایسی شکل تخلیق کی جو آج بھی "مولوی درویشوں کے رقص " کے طور پر عالمی سطح پر جانی جاتی ہے۔ یہ ترکیبی انداز روحانیت اور فنونِ لطیفہ کو ایک ساتھ لے کر چلنے کی بہترین مثال تھا۔ ایران میں موسیقی فارسی ادب اور تصوف کے ساتھ جڑ کر ایک نئی معنویت اختیار کر گئی۔ یہاں کے ساز جیسے ستار، تنبور اور کمانچہ صرف آلات نہیں تھے بلکہ روحانی اظہار کے اوزار سمجھے جاتے تھے۔ فارسی غزلوں اور تصوفی کلام نے ایرانی موسیقی کو ایک گہرا عرفانی رنگ دیا، جس نے نہ صرف ایران بلکہ وسطی ایشیا کے مسلم معاشروں کو بھی متاثر کیا۔

برصغیر میں اسلامی موسیقی نے ہندوستانی کلاسیکی روایت کے ساتھ ایک انوکھا امتزاج پیدا کیا۔ حضرت امیر خسرو کو قوالی اور ہندوستانی راگوں کو اسلامی کلام کے ساتھ جوڑنے کا بانی مانا جاتا ہے۔ قوالی خانقاہوں سے نکل کر ایک عوامی اور بعد میں عالمی فن کے طور پر سامنے آئی۔ اسی طرح غزل نے فارسی اور اردو شاعری کو موسیقی کے آہنگ کے ساتھ جوڑ کر ایک نئی ادبی و فنی صنف تخلیق کی۔ آج بھی قوالی اور غزل برصغیر میں اسلامی موسیقی کے سب سے نمایاں مظاہر ہیں جو عالمی سامعین کو اپنی طرف متوجہ کرتے ہیں۔

یوں کہا جا سکتا ہے کہ مسلم دنیا کے ہر خطے نے موسیقی کو اپنی مقامی ثقافت کے ساتھ ہم آہنگ کیا، اور یہ تنوع دراصل اسلامی موسیقی کی سب سے بڑی طاقت ہے۔ ایک طرف یہ خطوں کے مقامی رنگوں کی نمائندہ ہے، تو دوسری طرف یہ امتِ مسلمہ کی مشترکہ روحانی اور تہذیبی وراثت کو بھی اجاگر کرتی ہے۔

5.موسیقی اور اسلامی فنونِ لطیفہ

اسلامی تہذیب میں موسیقی کو محض ایک فنی مظہر کے طور پر نہیں دیکھا گیا بلکہ اسے ایک ایسے ہمہ جہتی تجربے کے طور پر سمجھا گیا جو دیگر فنونِ لطیفہ کے ساتھ جڑ کر ایک جامع جمالیاتی اور روحانی فضا پیدا کرتا ہے۔ جیسے قرآن کی تلاوت میں صوتی آہنگ کو عبادت اور ایمان کا حصہ مانا گیا، ویسے ہی موسیقی نے اسلامی فنون میں صوتی حسن کو جِلا بخشی۔ خطاطی میں جب قرآنی آیات کو مخصوص انداز میں تحریر کیا جاتا تو اس کے ساتھ ساتھ ان آیات کی صوتی قرأت اور موسیقیت ایک دوسرے کی تکمیل کرتی۔ اسی طرح مصوری اور عربی و فارسی شعری روایات میں بھی موسیقیت کا عنصر نمایاں رہا، جہاں شعری بحور اور آہنگ سامع کو صرف الفاظ ہی نہیں بلکہ ایک جذباتی اور جمالیاتی تجربے سے بھی ہمکنار کرتے۔

اس کے برعکس مالکی اور حنبلی فقہا میں ایک بڑا حلقہ موسیقی کو ناجائز اور غیر ضروری سمجھتا رہا۔ ان کے نزدیک موسیقی انسان کو عبادت اور ذکرِ الٰہی سے غافل کر دیتی ہے اور دنیاوی لذتوں میں مشغول کر کے روحانی ارتقاء میں رکاوٹ ڈالتی ہے۔ بعض سخت گیر علمانے موسیقی کو محض لہو و لعب قرار دیا اور عوام کو اس سے بچنے کی تلقین کی۔ تاہم، صوفی سلسلوں نے اس سوچ سے اختلاف کیا اور سماع اور قوالی کے ذریعے موسیقی کو ذکرِ الٰہی اور عشقِ حقیقی کے قریب لانے کا ذریعہ بنایا۔ ان کا کہنا تھا کہ موسیقی انسان کے باطن کو بیدار کرتی ہے اور دل کو خدا کی طرف متوجہ کرتی ہے۔

یہ اختلافات صرف علمی و فقہی سطح تک محدود نہیں رہے بلکہ مسلم معاشروں کے روزمرہ رویوں کو بھی تشکیل دیتے رہے۔ کہیں موسیقی کو خانقاہوں، مساجد کے ساتھ وابستہ کر کے ایک روحانی پہلو دیا گیا، تو کہیں عوامی زندگی میں اس پر سخت قدغن عائد کی گئی۔ یہی وجہ ہے کہ آج بھی مسلم دنیا میں موسیقی کے بارے میں رویے یکساں نہیں ہیں۔ کچھ معاشرے اسے اپنی تہذیب اور روحانیت کا حصہ مانتے ہیں، جبکہ کچھ اسے غیر ضروری اور قابلِ اجتناب سمجھتے ہیں۔ یوں فقہی مباحث نے نہ صرف موسیقی کی مذہبی حیثیت کو متعین کیا بلکہ اس کی سماجی اور ثقافتی قبولیت یا انکار پر بھی گہرا اثر ڈالا، اور یہ اثرات آج تک مسلم دنیا میں نظر آتے ہیں۔

7.جدید دور میں موسیقی کی نئی جہات

جدید دور میں مسلم دنیا کی موسیقی نے نہ صرف اپنی تاریخی اور روایتی بنیادوں کو محفوظ رکھا بلکہ نئی جہات اختیار کر کے ایک عالمگیر صورت بھی حاصل کی۔ ٹیکنالوجی کی ترقی، ریکارڈنگ کے جدید آلات، ڈیجیٹل پلیٹ فارمز، اور عالمی میڈیا نے مسلم معاشروں کی موسیقی کو پہلے سے زیادہ متنوع اور ہمہ جہت بنا دیا ہے۔ نوجوان نسل نے پاپ، جاز، ہپ ہاپ اور الیکٹرانک موسیقی جیسی اصناف کو اپنایا، مگر ساتھ ہی صوفیانہ کلام، قوالی اور نعت خوانی کو جدید انداز میں پیش کر کے ان روایات کو زندہ رکھا۔ مثال کے طور پر نصرت فتح علی خان اور بعد میں ان کے شاگردوں نے قوالی کو مغربی سازوں اور جدید ریکارڈنگ تکنیک کے ساتھ ملا کر عالمی سطح پر متعارف کرایا۔ اسی طرح عرب دنیا میں جدید پاپ موسیقی نے مقامی لہجوں اور اسلامی روایت کے ساتھ ایک نئی شناخت حاصل کی۔ ایران میں کلاسیکی موسیقی کے ساتھ جدید آلات کے امتزاج نے ایک نئی صنف تخلیق کی، جبکہ ترکی میں عثمانی موسیقی کے روایتی رنگ کو جدید انداز میں ڈھالا گیا۔

ڈیجیٹل میڈیا اور یوٹیوب، اسپاٹیفائی اور دیگر پلیٹ فارمز نے مسلم نوجوانوں کو نہ صرف موسیقی سننے بلکہ اسے تخلیق کرنے کے بھی مواقع فراہم کیے۔ اس کے نتیجے میں مذہبی کلام جیسے حمد، نعت اور سلام کو جدید دھنوں اور سازوں میں ترتیب دے کر عوام تک پہنچایا گیا، جس نے ان اصناف کو پہلے سے زیادہ مقبول بنایا۔ مزید برآں، عالمی موسیقی کے میل جول نے مسلم موسیقی کو ایک کثیر الثقافتی اور کثیر اللسانی پہچان دی، جہاں روایت اور جدت کا حسین امتزاج ابھر کر سامنے آیا۔ اس طرح جدید دور میں موسیقی محض تفریح یا اظہار کا ذریعہ نہیں رہی بلکہ یہ مسلم نوجوانوں کی شناخت، ان کی ثقافتی جڑوں اور ان کے عالمی روابط کی نمائندہ بھی بن گئی۔

8.مسلم دنیا میں موسیقی کا ثقافتی اور سماجی کردار

موسیقی مسلم دنیا کی تہذیبی اور معاشرتی زندگی کا وہ پہلو ہے جس نے ہمیشہ افراد اور کمیونٹیز کو ایک دوسرے کے قریب لانے میں اہم کردار ادا کیا۔ یہ صرف تفریح یا فنونِ لطیفہ کا حصہ نہیں رہی بلکہ انسانی جذبات، روحانی وابستگی اور ثقافتی اقدار کی ترجمان بھی رہی ہے۔ شادی بیاہ کی تقریبات میں روایتی گیت، ڈھول، شہنائی اور دیگر ساز خوشی اور جشن کے اظہار کا لازمی جزو سمجھے جاتے ہیں، جو خاندانوں اور برادریوں کو یکجا کرتے ہیں۔ مذہبی تقریبات جیسے عید میلاد النبی ﷺ، عید الفطر اور محرم میں موسیقی نے ایک روحانی رنگ اختیار کیا، جہاں نعت خوانی، سلام، نوحہ اور مرثیہ خوانی لوگوں کو عقیدت اور اجتماعیت کے دھاگوں میں باندھتی ہے۔

قومی سطح پر موسیقی نے ایک اور پہلو اجاگر کیا، جب ملی نغمے اور قومی ترانے حب الوطنی کو تقویت دیتے ہیں اور عوام میں اجتماعی فخر اور یکجہتی کے جذبات کو بیدار کرتے ہیں۔ سیاسی تحریکوں اور آزادی کی جدوجہد میں بھی موسیقی ایک محرک قوت بنی، جس نے عوام کو حوصلہ اور ہمت عطا کی۔ اسی طرح سماجی میلوں، بازاروں اور مقامی تہواروں میں موسیقی نے نہ صرف تفریح فراہم کی بلکہ مختلف طبقوں اور نسلوں کے لوگوں کو ایک ہی فضا میں اکٹھا کر کے ان میں قربت پیدا کی۔

صوفی خانقاہوں کی قوالی نے روحانی اجتماعیت کو فروغ دیا، جہاں مختلف زبانوں اور علاقوں کے لوگ ایک ہی کلام اور دھن پر جھومتے اور ایک دوسرے کے قریب آ جاتے۔ جدید دور میں یہی کردار کانسرٹس اور موسیقی کی تقاریب ادا کر رہی ہیں، جہاں نوجوان نسل اپنے اختلافات کو بھلا کر ایک مشترکہ فنی اور سماجی تجربے سے گزرتی ہے۔ یوں موسیقی مسلم دنیا میں ہمیشہ ایک ایسی طاقتور قوت رہی ہے جو سماجی یکجہتی، ثقافتی شناخت اور روحانی ہم آہنگی کو پروان چڑھاتی ہے اور معاشرتی ڈھانچے کو مضبوط بنانے میں اپنا کردار ادا کرتی ہے۔

خلاصہ

مسلم دنیا میں موسیقی ایک ہمہ جہتی اور پیچیدہ روایت کے طور پر سامنے آتی ہے، جو نہ صرف فنونِ لطیفہ کا ایک لازمی جزو ہے بلکہ سماجی، ثقافتی اور روحانی زندگی کا بھی حصہ رہی ہے۔ اس کا آغاز عرب خطے میں شعری محافل اور قصیدہ خوانی سے ہوا، جہاں آہنگ اور دھن کو ادبی اظہار کا لازمی پہلو سمجھا گیا۔ اسلام کے پھیلاؤ کے ساتھ موسیقی مختلف خطوں میں پہنچی اور ہر علاقے کی تہذیب، زبان اور روایات کے مطابق اس نے نئی صورتیں اختیار کیں۔ اندلس میں یہ موسیقی یورپی اثرات کے ساتھ جڑ کر ایک عالمی ورثہ بنی، ایران میں فارسی غزلوں اور تصوف کے رنگ نے اسے گہری روحانی معنویت عطا کی، ترکی میں عثمانی سلطنت نے اسے درباری اور مذہبی حیثیت دی، اور برصغیر میں قوالی اور غزل نے اسے عوامی اور عالمی سطح پر مقبول بنا۔ موسیقی اور مذہب کے تعلق نے اسلامی تاریخ میں ہمیشہ ایک مباحثی حیثیت رکھی۔ بعض علما نے اسے روحانی ارتقاء اور اخلاقی تربیت کا ذریعہ سمجھا، جبکہ بعض نے اسے لہو و لعب اور غیر ضروری فعل قرار دیا۔ ان اختلافات نے مسلم معاشروں میں موسیقی کی حیثیت کو مختلف رنگوں میں پیش کیا۔ صوفیاء کرام نے موسیقی کو سماع اور قوالی کی شکل میں روحانی اظہار اور قربِ الٰہی کا ذریعہ بنایا، جس نے لاکھوں دلوں کو متاثر کیا اور آج تک یہ روایت قائم ہے۔ فقہی مباحث نے اگرچہ موسیقی کے بارے میں متنوع آراء پیش

کیں، لیکن عملی طور پر موسیقی مسلم معاشروں میں ہمیشہ کسی نہ کسی صورت میں زندہ رہی۔ جدید دور میں موسیقی نے نئی جہات اختیار کی ہیں۔ عالمی سطح پر موسیقی کے تبادلے، جدید سازوآلات، ریکارڈنگ ٹیکنالوجی اور ڈیجیٹل پلیٹ فارمز نے مسلم نوجوانوں کو پاپ، جاز، ہپ ہاپ اور دیگر جدید اصناف سے روشناس کرایا، مگر ساتھ ہی مذہبی موسیقی جیسے نعت، حمد اور قوالی اپنی جگہ قائم رہی۔ نصرت فتح علی خان جیسے عظیم قوالوں نے روایت اور جدت کو ملا کر قوالی کو عالمی اسٹیج تک پہنچایا۔ اس طرح جدید موسیقی مسلم دنیا میں ایک ایسا امتزاج بن گئی ہے جو روایت اور جدیدیت دونوں کو اپنے اندر سموئے ہوئے ہے۔ ثقافتی اور سماجی سطح پر موسیقی نے ہمیشہ یکجہتی اور اجتماعیت کو پروان چڑھایا۔ شادی بیاہ، مذہبی تہوار، قومی تقریبات اور سماجی میلوں میں موسیقی نے لوگوں کو اکٹھا کیا، ان میں خوشی اور فخر کے جذبات پیدا کیے اور معاشرتی ڈھانچے کو مضبوط بنایا۔ صوفی خانقاہوں کی قوالی ہو یا جدید کانسرٹس، دونوں نے افراد کو اپنی ثقافت اور شناخت کے قریب کیا۔ بالآخر کہا جاسکتا ہے کہ مسلم دنیا میں موسیقی ایک ایسی طاقتور روایت ہے جس نے صدیوں کے سفر میں نہ صرف تہذیبی ورثے کو زندہ رکھا بلکہ جدید دنیا میں بھی اسے نئی جہات دے کر عالمی سطح پر نمایاں کیا۔ یہ فن روحانیت، جمالیات، ثقافت اور معاشرت سب کو اپنے اندر سموئے ہوئے ہے اور آج بھی مسلم دنیا کی اجتماعی شناخت اور سماجی ہم آہنگی کا ایک بنیادی ستون سمجھا جاتا ہے۔

حوالہ جات

احمد، عبدالحلیم۔ اسلامی تہذیب اور فنونِ لطیفہ، ادارہ معارف اسلامی، لاہور، 2005۔

اشرف، عنایت اللہ۔ مسلم دنیا میں موسیقی کی روایت، مجلس ترقی ادب، لاہور، 2012۔

بلخی، محمد حسن۔ اندلس کی اسلامی موسیقی اور یورپی اثرات، انجمن تاریخ و ثقافت، دہلی، 2008۔

چشتی، غلام محی الدین۔ صوفیاء کرام اور سماع کی روایت، مکتبہ قادریہ، کراچی، 2007۔

جعفری، سید محمد۔ اسلامی فنون میں موسیقیت کا عنصر، نیشنل بک فاؤنڈیشن، اسلام آباد، 2010۔

خان، عبدالحمید۔ اسلام اور موسیقی : ایک فقہی جائزہ، دارالفکر، لاہور، 2011۔

خسروی، سعید۔ امیر خسرو اور قوالی کی بنیاد، اردو سائنس بورڈ، لاہور، 2006۔

رومی، جلال الدین۔ سماع اور عشقِ حقیقی، مترجم : غلام حسین صدیقی، ادارہ تصوف، کراچی، 2013۔

سلیم، خورشید۔ ایران کی موسیقی اور فارسی شاعری، مکتبہ علم و فن، تہران، 2009۔

شاہ، حافظ عبداللہ۔ اسلامی فقہ اور موسیقی، مکتبہ دارالعلوم، دیوبند، 2010۔

صدیقی، محمد رفیق۔ اسلامی معاشرت میں فنون کی حیثیت، مکتبہ جدید، کراچی، 2005۔

فاروقی، انور۔ برصغیر میں اسلامی موسیقی کی تاریخ، مجلس اردو ادب، حیدرآباد، 2015۔

قریشی، الطاف حسین۔ صوفی خانقاہیں اور قوالی، انجمن ترقی پسند مصنفین، لاہور، 2008۔

کبیر، عبدالغفار۔ قرآن کی تلاوت اور موسیقیت، ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد، 2007۔

کریمی، محمد یوسف۔ اسلام اور فنونِ لطیفہ، مکتبہ جمال، لاہور، 2009۔

کمال، عبدالشکور۔ ترکی کی عثمانی موسیقی، انجمن عثمانیہ، استنبول، 2011۔

مجید، ناصر۔ صوفیانہ کلام اور موسیقی، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، 2014۔

محی الدین، سید عارف۔ اسلامی موسیقی اور مغربی دنیا پر اثرات، علمی بُک ہاؤس، لندن، 2006۔

ندوی، سید ضیاء۔ فقہ اسلامی میں موسیقی کے مباحث، دارالکتب، لکھنؤ، 2008۔

نوری، فاطمہ۔ موسیقی اور مسلم خواتین کی شرکت، انسٹی ٹیوٹ آف ویمن اسٹڈیز، کراچی، 2016۔

ہاشمی، توقیر۔ موسیقی اور مسلم سماج، نیشنل بک فاؤنڈیشن، اسلام آباد، 2012۔

وحید، عبدالمجید۔ اسلامی معاشرت میں فنون لطیفہ کی اہمیت، مکتبہ بلال، لاہور، 2007۔

یوسف، حامد۔ تصوف اور موسیقی :ایک تحقیقی مطالعہ، دارالاشاعت، کراچی، 2013۔

ظہور، محمد۔ جدید دنیا میں اسلامی موسیقی، ادارہ اسلامی تحقیق، لاہور، 2018۔

ضیاء، اسد۔ برصغیر میں قوالی اور صوفی روایت، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، 2017۔

زبیر، خالد۔ اسلامی اور مغربی موسیقی کا تقابلی مطالعہ، لاہور یونیورسٹی پریس، لاہور، 2019۔